REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ ٦ ذی الحجہ ١٣٧٧ھ

فی پرچہ ١٠/

جلد ٤٧/١٢ | ٢٥ احسان ١٣٣٧ ہش | ٢٥ جون ١٩٥٨ء | نمبر ١٤٧

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

(ربوہ ٢٤ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مری سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کو ١٩ جون کو معدہ اور انتڑیوں میں درد کی شکایت ہو گئی تھی۔ مورخہ ٢١ جون کو صحت دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا۔ طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت، سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں فرمائیں۔

اسمبلی میں شکست کے بعد سرکار وزارت نے استعفا دیدیا

نئی صورتِ حال کے متعلق مرکزی حکومت نے صوبائی گورنر سے رپورٹ طلب کرلی

ڈھاکہ ٢٤ جون۔ کل صبح مشرقی پاکستان اسمبلی میں شکست کھانے کے بعد جناب ابو حسین سرکار نے رات صوبائی گورنر کو اپنی وزارت کا استعفا پیش کر دیا۔ ان کی وزارت کو عدم اعتماد کی تحریک پر چودہ ووٹوں سے شکست ہو گئی تھی۔ وزارت کی شکست سے جو نئی صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ مرکزی حکومت نے اس کے بارہ میں صوبائی گورنر جناب سلطان الدین احمد سے رپورٹ مانگی ہے۔ امید ہے یہ رپورٹ آج کراچی پہنچ جائے گی۔ عوامی لیگ کے راہنما جناب حسین شہید سہروردی نے کہا ہے۔ کہ سرکار وزارت کی شکست کے بعد اب عوامی لیگ مخلوط پارٹی کے لیڈر عطاء الرحمٰن خاں کو نئی وزارت بنانے کی دعوت دی جائے۔ کیونکہ انہیں ایوان میں اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا ہے۔ کہ صوبے میں آئین کی دفعہ ١٩٣ نافذ کرنے کی کوئی صورت موجود نہیں۔

تھل میں زمین نیلام کی بجائے مقررہ قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ

سردست ٢٨ ہزار ایکڑ زرعی زمین فروخت کی جا رہی ہے

لاہور ٢٤ جون۔ تھل کے ترقیاتی محکمہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تھل میں زمین نیلام کی بجائے مقررہ قیمت پر فروخت کی جائے۔ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ رشتہ دار اور باہم تعلق رکھنے والے لوگ ایک جگہ ہی زمین خرید سکیں۔ سردست ٢٨ ہزار ایکڑ زرعی زمین فروخت کی جا رہی ہے۔ جو پیمائش کی جا چکی ہے۔ اور اس کو نہر بھی لگ گئی ہے۔ پختہ سڑک کے قریب واقع زمین کی قیمت ٦٠٠ روپے فی ایکڑ اور دوسری زمین کی قیمت پانچ روپے فی ایکڑ مقرر کی گئی ہے۔ زمین پچیس پچیس ایکڑ کے ٹکڑوں میں فروخت کی جائے گی۔ اور کسی شخص کو دو ٹکڑوں سے زیادہ زمین خریدنے کی اجازت نہ ہو گی۔

صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ سلمہا کی صحت کے لئے خاص دعا کی تحریک

ربوہ ٢٤ جون۔ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ سلمہا بنت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے اطلاع ملی ہے۔ کہ پہلے کی نسبت کسی قدر کمی کے باوجود بخار کا سلسلہ بدستور چل رہا ہے۔ اور گھبراہٹ کی شکایت بھی ہے۔ جس کی وجہ سے تشویش لاحق ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت صاحبزادی صاحبہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

تونس سے فرانسیسی فوجوں کی واپسی شروع ہو گئی

تونس ٢٤ جون۔ پچھلے ہفتہ تونس اور فرانس میں جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کے مطابق کل سے تونس سے فرانسیسی فوجوں کی واپسی شروع ہو گئی۔ معاہدہ کی رو سے چار ماہ کے اندر اندر بزرٹہ کے بحری اڈے کے سوا باقی تمام علاقوں سے فرانسیسی فوجیں واپس چلی جائیں گی۔

صدر ناصر کے نام نوری السعید کا خط

"دونوں حکومتیں ایک دوسرے کو تسلیم کرلیں"

بغداد ٢٤ جون۔ عراق و اردن کی عرب یونین کے وزیر اعظم جناب نوری السعید نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبد الناصر کے نام ایک خط لکھا ہے۔ جس میں تجویز پیش کی ہے۔ کہ دونوں مملکتیں ایک دوسرے کو تسلیم کرلیں۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ عربوں کے باہمی اتحاد کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ —— نوری السعید لبنان کی صورت حال کے متعلق حکومت برطانیہ سے بات چیت کرنے کے لئے بغداد سے لندن پہنچ گئے ہیں۔

مکرم سعود احمد صاحب آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں

احباب اسٹیشن پر پہنچ کر استقبال میں شریک ہوں

ربوہ ٢٤ جون۔ مکرم سعود احمد صاحب وائس پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (غانا مغربی افریقہ) معہ اہل و عیال آج مورخہ ٢٤ جون ١٩٥٨ء بروز منگل شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ احباب وقت مقررہ پر اسٹیشن پر پہنچ کر استقبال میں شریک ہوں۔

وکالت تبشیر

— قاہرہ ٢٤ جون۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے لبنان کی صورت حال کے متعلق کل یہاں صدر ناصر سے بات چیت جاری رکھی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ جون ۱۹۵۸ء

بھارت اور اسلامی جماعت

"تسنیم" کے نامہ نگار کی طرف سے "لکھنؤ میں پچھلے دنوں جماعت اسلامی ہند کا جو اجتماع منعقد ہوا تھا۔ اس میں قیم جماعت اسلامی مولانا محمد یوسف نے بھارت کی خفیہ پولیس والوں کا یہ دلچسپ کارنامہ بیان کیا کہ اس کے ایک بڑے افسر نے اپنی حکومت کو مطلع کیا کہ جماعت اسلامی ہند کے ایک مرکزی رکن سے اس نے دوستی کا گہرا رابطہ پیدا کر لیا ہے۔ اور اس کو رشوت دے کر جماعت کے اندرونی راز جاننے پر رضامند کر لیا ہے۔ لہذا ایک گراں قدر رقم اس صرفہ خاص کے لئے مرحمت فرمائی جائے۔

بھارت کی اندھی حکومت نے آنکھیں بند کر کے یہ رقم اس اعلیٰ افسر کو دیدی اور وہ حضرت جھوٹی سچی رپورٹیں خود ہی مرتب کر کے حکومت کو دیتے رہے اور نام اس رکن جماعت کا لیتے رہے۔ اور اس طرح یہ ساری رقم خرد برد کر گئے۔

مولانا محمد یوسف نے خفیہ پولیس والوں کی اس مضحکہ خیز حرکت کا تذکرہ بھی کیا کہ وہ نقلی داڑھی لگا کر رفقائے جماعت کے پاس آتے اور نہایت رکیک حرکتیں کرتے ہیں۔ اور جھوٹی باتیں بنا کر خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

لطف یہ ہے کہ یہ لغویات اس ملک کے سی۔ آئی۔ ڈی کی طرف سے ہو رہی ہیں جس میں جماعت اسلامی کا لٹریچر علم طور پر پھیلا ہوا ہے۔ اور سب کو معلوم ہے کہ جماعت اسلامی ایک علمی دینی تحریک ہے۔ نہ اس کی کوئی خفیہ سرگرمی ہے۔ اور نہ اس کا کوئی کھوج لگانے کی ضرورت۔ اگر خفیہ پولیس کے افسروں کو بھی کھانے پینے کے لئے کوئی نہ کوئی ڈھنگ چاہیئے۔"

(تسنیم ۱۵ جون ۱۹۵۸ء)

بھارت کا محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی "جماعت اسلامی" کے متعلق جو کارروائیاں کرتا ہے وہ مضحکہ خیز ہیں یا نہیں۔ یہ تو الگ بات ہے لیکن سوال یہ ہے کہ مودودی صاحب کا جو لٹریچر مثلاً رسالہ جہاد فی سبیل اللہ۔ "قتل مرتد اسلام میں"۔ "جہاد فی الاسلام"۔ وغیرہ وغیرہ آخر بھارت کا محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی اسلامی جماعت کے ماعلیہ و مالہ سمجھنے کے لئے ضرور مطالعہ کرتا ہوگا۔ اس لٹریچر کی موجودگی میں بھارت کی حکومت اگر اسلامی جماعت سے بدظن ہوتی ہے تو اس کی وجوہات ہیں۔ اور اگر جماعت اسلامی منافقت سے کام لے کر مودودی صاحب کے جبر و اکراہ کے اصولوں کو چھپاتی ہے۔ اور اپنے تئیں ایک آئین پسند جماعت ظاہر کرتی ہے۔ تو مودودی صاحب کا مندرجہ بالا لٹریچر اس کی نفی کرتا ہے۔ اس لئے جماعت اسلامی کو حکومت کی بے اعتمادی کا گلہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ دلیری سے اپنے اصولوں پر قائم رہنا چاہیئے۔ لیکن

اگر جماعت اسلامی نے مودودی صاحب کے پیشکردہ جبری اصولوں سے اب انحراف کر لیا ہے تو اس کو اس کا کھلم کھلا اعتراف کرنا چاہیئے۔ اور بھارت کے عوام اور حکومت کو دھوکا نہیں دینا چاہیئے۔ ایک طرف تو حکومت کو اپنی آئین پسندی کا یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف جب جماعت احمدیہ امن پسندی کی تلقین کرتی ہے۔ اس پر ناسخ جہاد کی تہمت لگا کر عوام کو گمراہ کیا جاتا ہے۔ اس لئے اگر جماعت اسلامی کے پاس ذرا بھی حق ہے، تو یا تو اسے اپنے مرغوب اصولوں کے مطابق بھارت کی حکومت سے بھی الجھنا چاہیئے۔ اور بھارت میں جہاد کا اعلان کرنا چاہیئے۔ ورنہ اسے چاہیئے کہ صاف صاف لفظوں میں تسلیم کرے کہ مودودی صاحب کا مزعومہ طریق کار جو انہوں نے اپنی تصنیف میں بیان کیا ہے غلط ہے یا چنانکہ چاہیئے۔

اگر جماعت اسلامی نے مودودی صاحب کے جبر و اکراہ والے لٹریچر کو واقعی پس پشت ڈال دیا ہے اور جماعت احمدیہ کی تقلید میں وہ بھی اب پُرامن جد وجہد کی قائل ہوگئی ہے تو ہمیں بڑی خوشی ہے نہ صرف اس سے کہ جماعت اسلامی اب اصولاً اور عملاً بھی جماعت احمدیہ کا موقف اختیار کر رہی ہے۔ اور اس میں جماعت احمدیہ کی بین فتح ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ شاید اب وہ تبلیغ و اشاعت دین کے لئے حقیقی جد وجہد کی طرف راغب ہو جائے۔ اور مسلمانوں کا جو روپیہ اور وقت وہ بے کار پروپیگنڈوں میں ضائع کر رہی ہے۔ وہ کسی کارآمد جد وجہد میں صرف ہو۔ اور اس طرح تجدید و احیائے دین کا جو کام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع کیا ہے۔ اور آپ کے خلفا نے جو اسلام کا پیغام غیر مسلم دنیا کے گھروں میں پہنچایا ہے۔ اس جماعت کے کچھ کارآمد سپاہی اس کام میں ممد و معاون ثابت ہوں۔

بھارت اور پاکستان میں جماعت اسلامی کو حکومت کے خلاف جو شکایات ہیں ان کی وجہ یہی ہے، کہ اس جماعت نے اسلام کے نام پر سیاسی اقتدار پر قبضہ کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے جس سے اسلام کی تبلیغ میں سخت روکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ بھارت کا مندرجہ بالا واقعہ جماعت اسلامی کے معتقدوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے اسلام ایک بین الاقوامی روحانی تحریک ہے۔ اس کو کسی ملک کی سیاست کی گندگیوں سے آلودہ کرنے سے سوا ناکامی اور خسران کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلام معاشرہ کی تعمیر و تادیب کا بہترین لائحہ عمل پیش کرتا ہے، اس کے حقیقی پہلو کو چھوڑ کر سیاسی بھول بھلیوں میں حیران و پریشان ہو کر گم ہو جانا اسلام اور مسلمانوں کے لئے کبھی مفید نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔

سینما

یہ امر نہایت افسوسناک ہے۔ کہ مادی ترقی کے ساتھ ساتھ انسان نہ صرف خدا اور معاد کو بھول گیا ہے بلکہ بہت سی ایسی ایجادیں ہوئی ہیں۔ کہ اگر دنیا مادہ پرستی اور دہریت کی آغوش میں نہ جا پڑتی تو ان ایجادوں سے انسان بڑا فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ ان میں سے سینما ایک ایسی ایجاد ہے۔ جس کا عوام و خواص پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے اگر اس ایجاد سے صرف مفید کام لیا جاتا۔ تو یقیناً یہ انسان کے شرف و مجد میں اضافہ کا باعث ہوتا۔ مگر آج اس ایجاد سے خود مغربی اقوام نالاں نظر آتی ہیں۔ کیونکہ بعد غور و خوض اور تحقیقات ان بڑے بڑے ملکوں کے دانشمند اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ نوجوانوں کو تباہ کرنے والی باتوں میں سینما بینی کا خاص حصہ ہے۔

مغربی اقوام تو اس ایجاد سے بعض مفید کام لیتی بھی ہیں۔ مگر عام فلمی صورت حال وہاں بھی سخت خطرناک ثابت ہو رہی ہے۔ یہاں ہمارے ملک میں بعض مفید عام فلمیں سکولوں کالجوں اور عوام کو دکھائی جاتی ہیں لیکن پیشہ ور فلموں کی نمائش کرنے والے مقامات باوجود سنسر کے ایسے مناظر دکھاتے ہیں۔ جو یقیناً ہمارے نوجوان طبقہ کی ذہنیت پر برا اثر ڈالتے ہیں۔ اور ہمارے معاشرہ کو خراب کر رہے ہیں۔

حال ہی میں لاہور میں ایک ایسی فلم دکھائی گئی ہے جس میں ایک ٹھاکر دین کو توہین آمیز حالت میں دکھایا گیا ہے۔ چنانچہ ٹھاکر دوارہ برادری نے اس فلم کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ انہوں نے بڑی غیرت مندی دکھائی ہے۔

یہ بات ہمارے ان طبقوں کے لئے عبرت آموز ہونی چاہیئے۔ جو سینما میں بزعم خود اونچے طبقے کہلانے والوں کی بہو بیٹیوں کی اس سے بھی بڑھ کر توہین آمیز حالتیں دیکھتے ہیں اور ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

ضروری اعلان
یوم سیرۃ النبیؐ کا التوا

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ جماعتہائے احمدیہ ۳۰ جون کو یوم سیرۃ النبیؐ منائیں۔ اس اعلان پر بعض جماعتوں اور احباب کی طرف سے چٹھیاں موصول ہوئی ہیں کہ اتوار کا دن ایسے جلسوں کے لئے زیادہ موزون ہے۔ آجکل گرمی بھی شدت کی پڑ رہی ہے۔ اس لئے تاریخ بڑھا دی جائے اور اتوار کا دن مقرر کیا جائے تاکہ احباب آسانی سے جلسوں میں شمولیت کر سکیں اندریں حالات ۳۰ جون کو جلسہ ہائے یوم سیرۃ النبیؐ ملتوی کیا جاتا ہے۔ آئندہ یوم سیرۃ النبیؐ ۷ ستمبر بروز اتوار منایا جائے۔ احباب جماعت نوٹ فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

گرمی سے بچاؤ کے طریق

(از مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب ربوہ)

آجکل شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ جس سے ہر شخص کم و بیش متاثر ہو رہا ہے۔ بعض کے دل میں سن سٹروک (ضربۃ الشمس) کا بھی بہت خوف پایا جاتا ہے۔ احباب کی واقفیت کے لئے گرمی کے اثرات اور ان سے بچاؤ کے متعلق ضروری کوائف اختصار سے عرض کئے جاتے ہیں۔ تا دوست ان سے مستفید ہو سکیں۔ واللہ الموفق۔

گرمی کے احساس کا فلسفہ

گرمی کا اثر ایک نسبتی شے ہے اور اس کا تعلق انسان کے خاص حالات، ماحول کی کیفیات، عام جسمانی صحت، غذا، لباس وغیرہ سے ہے۔ مثلاً بعض اقوام بلکہ حیوان بھی گرمی سے نسبتاً زیادہ متاثر ہوتے ہیں ساحد اس کے برخلاف بعض بہت کم۔ ملک عرب خصوصاً اس کے جنوبی ساحل کے علاقوں یمن اور حضر موت کے لوگ گرمی سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اور وہاں سن سٹروک بہت کم ہے۔ حالانکہ وہاں درجۂ حرارت ۱۲۵° تک چلا جاتا ہے۔ اس کے برخلاف یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا کے گورے باشندے گرمی کے اثرات زیادہ محسوس کرتے ہیں۔ افریقہ کے حبشی باوجود سیاہ فام ہونے کے جو حرارت کو جذب کر کے اعصاب کو نقصان سے بچاتا ہے گرمی سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان میں ہیٹ سٹروک زیادہ ہے۔ اس کے برخلاف برفانی علاقہ کے اسکیمو لوگ جب گرم علاقوں میں لائے جاتے ہیں تو وہ اس سے متاثر نہیں ہوتے۔ یہی حال سرد علاقوں کے ریچھ کا ہے جو چڑیا خانوں میں مزے سے سورج کی شعاعوں میں غسل کرتے دیکھے گئے ہیں۔ مگر انہی گرم علاقوں میں رہنے کا عادی کتا بعض دفعہ ہیٹ سٹروک کا شکار ہو جاتا ہے۔

(۲) سردی گرمی کے احساس کا اعصابی قوت کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔ اعصابی ضعف کی حالت میں نہ صرف سردی بلکہ گرمی بھی زیادہ لگتی ہے۔

(۳) عام جسمانی صحت کا بھی گرمی کے احساس سے شدید جوڑ ہے۔ تندرست آدمی کو بہ نسبت بیمار کے گرمی کم لگتی ہے۔

(۴) خوراک کا بھی گرمی کے احساس سے شدید تعلق ہے۔ مثلاً گرم غذا یعنی لحمیات (گوشت۔ مچھلی۔ انڈا) مکھن۔ چینی۔ چائے وغیرہ کے زیادہ استعمال سے گرمی زیادہ لگتی ہے بہ نسبت ٹھنڈی اور معتدل غذا سبزی، پھل، دودھ، دہی اور لسی وغیرہ کے۔

(۵) توجہ کا بھی اس میں کافی حد تک دخل ہے۔ بالعموم بیکار آدمی گرمی زیادہ محسوس کرتا ہے بہ نسبت اس کے جو ذمہ داری کے احساس میں دبا ہوا اپنے مفوضہ فرائض میں مشغول ہو۔ دماغی کام زیادہ گرمی میں نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً تحریر اور تحقیق کا کام۔

(۶) یوں گرمی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اس کا روحانی ترقی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ جسمانی صحت کے لئے بھی خشک گرمی مفید ہے اس سے جلد کے وہ کروڑوں مسام جو موسم سرما میں بند رہتے ہیں کھل جاتے ہیں جن سے جسم کے فضلات پسینہ کی صورت میں بخوبی خارج ہو جاتے ہیں۔ پھر اس میں کیا شک ہے کہ مشروبات (ٹھنڈے شربت۔ لیمن۔ لسی وغیرہ) کا لطف بھی شدید گرمی میں ہی آتا ہے۔

(۷) جسم کو گرمی میں ٹھنڈا کرنا بہت پیچیدہ اور نازک عمل ہے جس سے جسم کی خاصی قوت خرچ ہو جاتی ہے اور نمک بھی پسینہ کے راستے خارج ہو جاتا ہے۔ جس سے کافی ضعف اور کوفت ہو جاتی ہے۔ لیکن ان ایام میں نمک کی اہمیت ظاہر ہے۔ جسم کو ٹھنڈا کرنے کے دو طبعی طریق ہیں۔ ایک وہ جب پانی انسان نہ پی سکتا ہو مثلاً خشک علاقوں اور روزہ کی حالت میں اور دوسرے جب انسان پانی پی رہا ہو۔ اول الذکر طریق یہ ہے کہ حرارت کی خون کی رگوں کو پھیلا دیا جاتا ہے جس سے دوران خون تیز ہو کر جلد سرخ ہو جاتی ہے اور حرارت کا انتشار بڑھ جاتا ہے۔ دوسرا طریق پسینہ لانا ہے جس کے خشک ہونے پر حرارت کم ہو جاتی ہے اور جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے لگاتار پنکھے کے نیچے رہنا مضر ہے۔ چند گھنٹوں کے بعد پنکھا بند کر دیا جائے تاکہ پسینہ آ جائے۔

گرمی سے بچاؤ کی عام ہدایات

(۱) مکان۔ گرما کے لئے مکان کھلا اور ہوادار ہو۔ چھت ۱۳ فٹ سے کم بلند نہ ہو۔ برآمدے کا رخ شمالاً جنوباً ہو۔ جس پر اگر توفیق ہو تو چقیں لگا دی جائیں۔ دیواریں موٹی اور کچی مٹی کی ہوں۔ جن میں تھرماس کی طرح خلا ہو یعنی درمیان میں ہوا کے لئے خول ہو۔ دوپہر کو سونے والے کمروں کو صبح آٹھ بجے سے ہی بند کر دیا جائے۔ گرم ہو جانے کے بعد ان کو ٹھنڈا کرنا مشکل ہوتا ہے۔

(۲) لباس۔ گرما میں باہر دھوپ میں نکلتے وقت ضروری ہے کہ دوہرا لباس یعنی بنیان۔ قمیص اور کوٹ ہو۔ سر پر عمامہ یا ٹوپی یا تولیا بھی ضروری ہے۔ تا سورج کی تیز شعاعوں سے جسم محفوظ رہ سکے۔ ہاں گھر یا دفتر کے اندر بے شک کوٹ اور عمامہ اتار دیا جائے۔ تا اندرونی حرارت کا انتشار ہوتا رہے۔ رنگوں کا بھی حرارت جذب کرنے میں دخل ہے۔ بالعموم شوخ رنگ (سیاہ نیلا وغیرہ) حرارت زیادہ جذب کرتے ہیں اسلئے گرما میں ہلکے رنگ کے کپڑے استعمال کرنے چاہئیں۔ برقع بھی سفید۔ بادامی یا سلیٹی رنگ کا بہتر ہے۔ ننگے سر پھرنا نہ صرف وقار اور سنت صلحاء کے خلاف ہے بلکہ موسم گرما میں مضر صحت بھی ہے۔ اس سے سر کو لو لگ جاتی ہے اور جسم میں سے پانی (پسینہ) خارج ہو کر یبوست (DEHYDRATION) کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ عمامہ یا ٹوپی سے سر کا پسینہ اندر بند رہتا ہے جو ایک قدرتی واٹر (BATH) باتھ کا کام دیتا ہے اور سر کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔

(۳) گرما میں سر کو لو سے بچانے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ سر کے بال لمبے اور سیاہ ہوں۔ اس سے قرنِ پرپٹوں کی فضیلت واضح ہے۔ چھتری نہ ہو تو سر پر گیلے تولیے کا استعمال بھی مفید ہے۔ جس سے غرباء فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اسی طرح آنکھوں کی حفاظت کیلئے سیاہ چشموں کا استعمال بھی مفید ہے۔

(۴) خوراک۔ گرمیوں میں غذا زیادہ گرم نہ ہو۔ مثلاً لحمیات (گوشت۔ انڈا۔ مرغی) گھی۔ چینی اور چائے کا استعمال بھی کم ہو۔ اس کے برخلاف سبزی۔ پھل۔ دودھ۔ دہی اور لسی کا استعمال زیادہ رکھا جائے۔ نمک بھی زائد کھایا جائے خواہ لسی میں ہو یا پانی میں۔

یاد رہے کہ سادہ پانی پینے سے بہتر ہے کہ پانی نہ پیا جائے۔ (جس طرح روزہ دار کرتا ہے) کہ وہ زیادہ ضعف اور بے چینی پیدا کرتا ہے۔ پسینہ اگر زیادہ آ رہا ہو تو ہمیشہ نمکین پانی پینا چاہیئے۔

گرمی کے مضر اثرات

گرمی کا مضر اثر بالعموم چار طرح جسم پر ہوتا ہے:۔

(۱) شدید گرمی میں مسجد یا ہجوم کے مقامات پر بے ہوشی ہو جانا۔ یہ دماغ میں دورانِ خون سست ہو جانے سے ہوتا ہے اور مریض دھڑام سے گر جاتا ہے۔ اس کو لٹا دو اور پنکھا کرو اطراف کو دباؤ۔ منہ پر پانی کا چھینٹا دو۔ مریض کو ہوش آ جائے گا۔ یہ عارضی تکلیف ہوتی ہے اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ یہ قدرت کا حکیمانہ طریق دماغ کو آرام دینے کا ہے۔

(۲) لو لگنا۔ اس سے ہلکا سا بخار ہو جاتا ہے جو دو تین دن کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہ بالعموم جگر کے فعل کی خرابی سے ہوتا ہے۔ اس کے لئے جگری جلاب (کیلومل۔ ایلوا۔ ریوند وغیرہ) مفید ہے۔

(۳) ضعف ہو جانا۔ اکثر دفعہ گرمی سے شدید کمزوری اور ضعف ہو جاتا ہے۔ جس میں سر درد، اعضاء شکنی۔ عضلات کا پھڑکنا۔ شدت پیاس۔ بے چینی وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں۔ اس کا بڑا سبب پسینہ کی کثرت کی وجہ سے نمک کا جسم میں سے خارج ہو جانا ہے جو عموماً دھوپ میں جسمانی کام کرنے سے ہو جاتا ہے۔ مثلاً گرمی میں ہل چلانا۔ زمین کھودنا یا سپاہیوں کا مارچ کرنا وغیرہ۔ اس کا اصل علاج حفظ ما تقدم ہے۔ یعنی نمکین پانی کا کثرت سے استعمال۔

(۴) ضربۃ الشمس کے اسباب اور علاج

گرمی کے اثرات میں سے سب سے زیادہ مضر اثر ضربۃ الشمس یا ہیٹ سٹروک ہے۔ جس کو عوام سن سٹروک کہتے ہیں۔ اس کا اصل نام ہیٹ سٹروک یا ضربۃ الحرارت ہے۔ کیونکہ سورج کے بغیر بھی یہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً رات کے وقت یا دن کو جب سورج بادلوں میں چھپا ہوا ہو اور حبس ہو۔ اس کے متعلق معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ صرف گرمی کی شدت سے یہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے لئے کئی اور شرائط ہیں۔ یعنی گرمی کی شدت کے ساتھ ہوا میں رطوبت (نمی) کی زیادتی۔

ساکن ہوا (حبس) اور عام صحت کا کمزور ہونا۔ پسینہ کا رک جانا وغیرہ۔ مئی جون کے مہینوں میں یہ کم ہوتا ہے خواہ درجۂ حرارت ۱۲۰° تک چلا جائے۔ عرب کے علاقوں یمن اور حضر موت میں جہاں ۱۲۵° تک درجۂ حرارت پہنچ جاتا ہے۔ ہیٹ سٹروک بہت کم ہے۔ اس کے برخلاف جولائی۔ اگست میں جب برسات کے بعد حبس ہو تو ۸۰۔۹۰ درجہ پر بھی یہ ہوتا رہتا ہے۔ پس اگر ہوا میں حرکت ہوتی رہے۔ نمی کم ہو۔ پسینہ آتا رہے اور عام صحت

درست ہو تو ہیٹ سٹروک کا خوف نہیں چاہیئے۔ نارمل تندرست انسان ہر طرح کی گرمی سردی کے اثرات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ جو لوگ جہازوں کے انجن روم میں کام کرتے ہیں۔ جہاں درجۂ حرارت ۱۵۰ سے اوپر ہوتا ہے۔ ان کو ہیٹ سٹروک نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہاں پنکھوں کے ذریعے ہوا کو حرکت دی جاتی ہے اور وہ کثرت سے نمکین مشروبات پیتے رہتے ہیں جس سے پسینہ خوب آتا رہتا ہے۔

پس اس مرض کا حفظ ماتقدم یہ ہے کہ انسان اپنی صحت عمومیہ کا خیال رکھے۔ لباس زیادہ چست نہ ہو۔ بلکہ ڈھیلا ہو۔ خصوصاً گردن کا کالر۔ دوپہر کو اگر سفر کرنا ہو۔ تو کھانا کم کھائیے۔ نمکین پانی کثرت سے پیئے۔ پنکھا کرتا رہے اور باہر نکلتے وقت لباس دوہرا ہو۔ مثلاً کوٹ، عمامہ، چھاتا وغیرہ۔ ننگے سر نہ پھرے۔ قلب کی امراض والوں کو بہت محتاط رہنا چاہیئے۔ اور ایک حملہ کے بعد بہت زیادہ احتیاط کی جائے کیونکہ یہ بار بار ہوا کرتا ہے۔

اصل حملہ سے قبل خفیف علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر اس وقت احتیاط کر لی جائے تو مریض بچ جاتا ہے۔ مثلاً بے چینی۔ متلی۔ سردرد۔ سخت جلن۔ جلد کا خشک ہو جانا۔ پسینہ رک جانا اس کے بعد ٹمپریچر یکدم °۱۰۷ تک بڑھ جاتا ہے اور انسان بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ بعض دفعہ ملیریا کا حملہ بھی یہی علامات پیدا کر دیتا ہے۔ اسلئے خون کا معائنہ ضرور کروا لینا چاہیئے۔

علاج: مریض کو اٹھا کر سائے میں جاؤ اور فوراً ٹھنڈے پڑے دیکھے ہو تو سوتی دانت نکالدیں کوئی شے پینے کو نہ دیں۔ خصوصاً برانڈی وغیرہ جو مہلک ہوتی ہے۔ اور کپڑے اتار کر مریض کو ٹھنڈے پانی میں چادر بھگو کر لپیٹ دیں۔ اور خوب پنکھا کریں یہی علاج کا اہم ترین حصہ ہے۔ ورنہ ٹھنڈک پیدا نہ ہو گی (پرانا طریق مریض کو برف ملنے کا اب متروک ہو چکا ہے) اور جب درجۂ حرارت ۱۰۱ – ۱۰۲ تک آ جائے تو اس کو خشک چادر میں لپیٹ دیں۔ ورنہ نمونیہ کا خدشہ ہے

بعض نادان مریض کو پانی میں ترکھتے ہیں۔ جب تک وہ بالکل ٹھنڈا نہ ہو جائے۔ اور اس طرح موت واقع ہو جاتی ہے ہوش آنے پر اس کو نمکین پانی دیں۔ اور گلوکوز کا شربت بھی دیں۔ اور اگر خون میں ملیریا کے جراثیم ملیں تو اس کا علاج کروائیں۔

آخر میں عرض ہے کہ دوستوں کو گرمی کے مضر اثرات کا بے جا خوف دل سے نکال دینا چاہیئے کیونکہ خوف بھی قوت مدافعت کو کم کرتا ہے۔ اور خوف ہمیشہ نیم علم سے پیدا ہوتا ہے۔ امید ہے ان ہدایات کی روشنی میں احباب اپنی صحت کا خیال رکھ کر گرمی کے مضر اثرات سے بچنے کی کوشش کرینگے مومن کی جان بہت قیمتی ہوتی ہے اس کو یونہی ضائع کرنا گویا ایک قسم کی خودکشی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور جلد اپنی رحمت باران نازل فرمائے۔ آمین۔

ربوہ کی یادگاری مسجد

جماعت احمدیہ لاہور کا قابل تقلید نمونہ

از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ربوہ کی یادگاری مسجد کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے اخبار الفضل میں اعلان احباب کی نظر سے گذرا ہو گا۔ اس اعلان کے بعد میری طرف سے کسی مزید تحریک کی ضرورت نہیں اور دوستوں کو اس مسجد کی تاریخی اہمیت کا پورا احساس ہو گیا ہو گا۔ اور امید ہے کہ اس کی تعمیر کے لئے جس معمولی سی رقم کے خرچ کا اندازہ ہے۔ دوست بہت جلد عطایا کے ذریعہ اس کو پورا کر دینگے۔ اس سلسلہ میں جماعت لاہور کا نمونہ قابل تقلید ہے۔ حضرت میاں صاحب کی تحریک جمعرات کے پرچہ میں شائع ہوئی تو اگلے روز جمعہ کے خطبہ میں مکرم چودھری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور نے اس سلسلہ میں تحریک فرمائی۔ چنانچہ دو دن کے اندر اندر جماعت لاہور نے پندرہ صد روپیہ مسجد کے لئے اکٹھا کر کے امیر صاحب کی معرفت بروز اتوار مرکز میں بھجوا دیا فجزاہم اللہ احسن الجزاء

امید ہے دوسری بڑی جماعتیں بھی جماعت لاہور کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش فرمائیں گی۔ وما توفیقنا الا باللہ (ڈاکٹر مرزا منور احمد)

محلہ دار النصر ربوہ میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی تقریر

مورخہ ۲۲ کو بعد نماز مغرب زیر اہتمام مجلس انصار اللہ محلہ دار النصر کی مسجد میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ حال وارد ربوہ نے زیر صدارت ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب جلسہ عام میں افریقہ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر فرمائی

محلہ دار النصر اور دار الیمن کے مردوں عورتوں اور بچوں نے پوری محویت سے یہ جامع اور دلچسپ تقریر سنی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند صحابہ حضور کی زندگی میں ہی مشرقی افریقہ پہنچے اور پیغام حق وہاں پہنچایا۔ مگر پہلے صرف ہندوستانیوں میں ہی احمدیت کا چرچا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۴ء میں شیخ صاحب موصوف کو مبلغ بنا کر روانہ فرمایا۔ اور لوکل افریقن لوگوں میں تبلیغ پر زور دیا۔ جب شیخ صاحب کو لوکل زبان سواحیلی پر عبور حاصل ہو گیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے چن چن کر افریقن لوگوں کو احمدیت کے نور سے نوازا۔ یہ علاقے پہلے عیسائی حکمرانوں کے بل بوتے پر عیسائی مشنریوں کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے اور مالی لحاظ سے احمدیت کسی رنگ میں ان کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ کو اپنے پیارے نبی صلعم کا دین بہت عزیز ہے اس نے باطل کے مقابلہ میں کس طرح اسلام کو نوازا ہے۔ امام وقت کی دعاؤں کے ساتھ ہمارے مجاہد مبلغین نے ۲۰ سال میں مشرقی افریقہ میں جو کامیابی حاصل کی ہے اسے عیسائیت آج برملا ایک خطرہ قرار دے رہی ہے۔

افریقہ کے مقامی باشندوں کا قبول حق۔ مختلف مشنوں کا قیام تعمیر مساجد۔ ٹبورا مسجد اور مشن ہاؤس کی معجزانہ تعمیر۔ قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ و تفسیر کی اشاعت۔ لوکل مبلغین کا تقرر اور ان کی مساعی۔ عمر عبیدی کا مرکز میں آ کر تعلیم حاصل کرنا اور واپس جا کر مبلغ مقرر ہونا وغیرہ تمام واقعات بڑے عمدہ پیرایہ میں شیخ صاحب نے بیان فرمائے حاضرین نے پورے

لاہور میں عید الاضحیہ

منٹو پارک اور دار الذکر میں نماز عید الاضحیہ شروع کرنے کا وقت صبح ساڑھے سات بجے مقرر کیا گیا ہے۔ احباب اور مستورات وقت مقررہ سے قبل پہنچنے کی کوشش فرمائیں۔

نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور

اسلام میں آزادیٔ مذہب

(از پروفیسر محمد خلف اللہ (اسکندریہ یونیورسٹی مصر)

نوٹ:- ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر میں مضمون نگار سے متفق ہو۔ ایڈیٹر

(قسط نمبر ۲)

ایڈم میٹس قرون وسطیٰ کی اسلامی تہذیب کے خاص وصف کی طرف توجہ مبذول کراتا ہے اور وہ یہ ہے کہ:-

اسلام کے پیروکاروں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی صفوں میں دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کی ایک بڑی تعداد ملتی ہے۔ یہ صورت حال جو ہم آہنگی اور رفیقانہ تعاون کی مقتضی تھی اس رواداری کا نتیجہ تھی جو اسلام میں ابتداء ہی سے پائی جاتی ہے۔

اور جس سے اس عہد کا یورپ بے خبر تھا نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ اسلام میں مذاہب کے تقابلی مطالعے اور علم کا ارتقاء ہوا۔ اور عالموں کی ایک بہت بڑی تعداد اس طرف کھنچ آئی۔ اسلامی قوانین حکومت میں غیر مسلموں پر کاروبار یا کام میں حصہ لینے کے سلسلے میں کبھی کوئی پابندی عاید نہیں ہوئی چنانچہ بعض ترقی یافتہ اسلامی مملکتوں میں غیر مسلموں کی بہت بڑی بڑی ملکیتیں تھیں۔ اور بعض خاصے منافع بخش پیشوں اور کاروبار پر ان کا قبضہ تھا۔ جن میں روپے کا لین دین اور طبابت خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اسلامی حکمرانوں نے شاذ ہی غیر مسلم رعایا کے معاملے میں مداخلت کی بلکہ اس کے برعکس ان کے میلوں یا تہواروں اور رسوم میں حصہ لیا کرتے تھے۔

تاریخی ارتقاء کا جائزہ

اسلام میں مذہبی آزادی کے تاریخی ارتقاء کا غیر جانبدارانہ جائزہ لینے کے لئے اتفاقی یا حادثاتی نوعیت کی ان کوتاہیوں کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے جو تاریخ میں ملتی ہیں۔ وقتاً فوقتاً یا دوسرے مسلمان ملکوں میں بدامنی رونما ہوتی رہی جبکہ عوام کے جذباتی ہجوم یا غلط حکمران یا کسی جلد باز فاتح نے غیر مسلم فرقہ کے ساتھ ناروا سلوک اختیار کیا ہو یا ان کی ملکیت اور عبادت گاہوں کے تقدس کا احترام نہ کیا ہو۔ یہ اور اس قسم کے واقعات اس نوع کے ہیں جو جنگ کے نتیجے میں یا معاشرتی و سیاسی انتشار یا مذہبی جنون کی کسی لہر کے باعث وجود میں آئے لیکن

یہ چیز مذہب نہیں ہے

اور نہ اسے مذہبی آزادی کی نفی ہی قرار دینا چاہئے۔ یہ تو مستثنیات ہیں قوانین نہیں۔ مغرب کی مذہبی تاریخ بھی اس قسم کے واقعات سے مستثنیٰ نہیں ہے بلکہ اس میں تو رسوائی کے کچھ نمایاں انداز ہی نظر آتے ہیں۔

انسانی وقار کی فوقیت

آئیے ہم اس سوال کو بھی طے کرتے چلیں کہ خود مسلمانوں اور آئین کی مذہبی آزادی کا ان کی اپنی حکومت میں کیا حال ہوتا ہے۔ اسلام نے ابتداء ہی سے فرد کی آزادی اور غلامی کی زنجیروں سے اس کی رہائی اور انسانی وقار پر اصرار کیا۔

اسلام نے بہتر انسانی زندگی کے طرز عمل کے لئے بعض بہت وسیع اصول سامنے رکھے اور مسلمان عوام کو بدلتے ہوئے عہد اور حالات کے مطابق آزادانہ طور پر اپنے سماجی اور سیاسی نظاموں کو ترقی دینے کی اجازت دی۔

اسلام نے مسلمانوں کو کائنات کے بارے میں غور و فکر کی تحریک کی۔ اور علم کے حصول کے لئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا سبق دیا۔ قرآن مجید میں بکثرت ایسی آیات ملتی ہیں جن میں غور و فکر کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور خاص اور تجرباتی استدلال کو استعمال میں لانے کا تقاضا کیا جاتا ہے

تاریخ کے ابتدائی ایام میں مسلمانوں نے اپنی اس آزادی کا قرآن مجید کی تفسیروں اور روایتوں کی تشریح کے لئے اور فقہ کے اصولوں کا روزمرہ کے امور پر اطلاق کرنے کے لئے استعمال کیا۔ اسلام کی ابتدائی صدیوں میں مختلف اور متصادم دبستان فکر ہمیں ابھرتے ہوئے ملتے ہیں بالخصوص جدلیاتی مذہب میں جبکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ

حکومت کبھی تو ایک دبستان کی حمایت کرتی ہے اور کبھی دوسرے کی۔ حکومت کا اس طرح کا طرز عمل بعض اوقات عالمانہ تحقیق و تفحص کی آزادی پر اثر انداز ہوتا تھا

تیسری صدی ہجری میں حکومت کی مخالفت کی بناء پر جو معتزلہ کے نظریات کی حامی تھی امام احمد بن حنبل کو صعوبتیں اور مصائب برداشت کرنا پڑے۔

دیگر قیود و تعزیریں

بعض اوقات حکومت کا تشدد کسی صوفی کو نشانہ بناتا۔ جیسے کہ دسویں صدی ہجری میں حلاج کا واقعہ۔ لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ اس کی وجوہات مذہبی نہیں تھیں۔ بلکہ بہت سی تھیں جن میں سیاسی وجوہات بھی شامل ہیں۔

مذہبی قیود کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ کسی مفکر یا عالم پر دہریت اور الحاد وغیرہ کا الزام عاید کر دیا جاتا۔

یہ رجحان اسلامی تاریخ کے دور انحطاط میں پیدا ہوا۔

لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ سماجی اور ذہنی ترقی۔ مذہبی رکھ رکھاؤ اور نقطہ ہائے نگاہ میں رواداری اور آزادی کی باعث بنی ہے۔

اسلام کی ثقافتی تاریخ نے انسانی علم کے اضافے میں جو گراں قدر حصہ لیا ہے اس سے یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ اسلام نے مذہبی معاملات میں آزادی کی علمبرداری بھی کی۔ اس کو برقرار بھی رکھا اور اس کی حوصلہ افزائی بھی کی۔ قدامت پرستی اور جدت پسندی۔ فلسفے اور تصوف مقامی اور غیر ملکی کلچر سب کو اسلام کی آغوش میں جگہ ملی

انسانی علم کا کوئی ایسا میدان نہیں ہے جس میں اسلام نے استدلال یا ذہنی سرگرمیوں پر کوئی پابندی عاید کی ہو۔

اسلام میں مذہب اور سائنس کا اختلاف کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے

آزادیٔ عقاید

عقاید کی آزادی کے بارے میں اسلام کا دیرینہ نقطۂ نظر اور نکتہ اسلام کے الہیاتی آئین کے بنیادی اصولوں میں سے ہے جن کے ذریعے سے ساتویں صدی ہجری ہی میں انسانی حقوق کو تسلیم کر لیا گیا۔ اور انہیں اسلامی دستور حیات اور اسلام کے پیغام کا ایک جزو سمجھا جانے لگا

انسانی قوتوں کے موجودہ دور میں یہ وہ حقیقت ہے جو انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ اگر مسلمان اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں تو ان میں خود اعتمادی عود کر آئے گی۔

اور وہ امن عالم کو برقرار رکھنے اور انسانی خوشحالی کے اضافے میں مؤثر حصہ لے سکیں گے۔

اور اگر مغرب کے لوگ اس حقیقت کو دیانت داری سے مان لیں تو انہیں پتہ چلے گا۔ کہ مشرق کے روحانی ورثے میں اسلام نے کتنا گراں قدر اضافہ کیا ہے اور وہ انسانی جدوجہد کے ہر شعبے میں مشرقیوں کے ساتھ تعاون سے کام لیں گے۔

تعطیلاتِ گرما اور وقفِ ایام

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو ٭ اس کے بدلہ میں کبھی طالب انعام نہ ہو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کے ماتحت ہر خادم کے لئے ضروری ہے کہ سال میں کم از کم پندرہ دن خالصتاً خدمت دین کے لئے وقف کرے۔

طلبہ اس حکم کی تعمیل تعطیلات گرما میں نہایت احسن طریق سے کر سکتے ہیں۔ پس میں اپنے طلبہ بھائیوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تعطیلات کے دوران خدمت دین کا پورا پورا خیال رکھیں اور جو طلبہ تقریر کا ملکہ رکھتے ہوں اور وہ مرکز کی ہدایت کے ماتحت اپنے وقف کردہ ایام گذارنے پسند کریں ——— تو وہ اپنے کوائف سے ہمیں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کے مناسب حال فرائض سپرد کر دئیے جائیں گے۔

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

درخواستِ دعا

خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزم مبشر احمد نے امسال ایف۔ ایس۔ سی (میڈیکل) کا امتحان دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامیابی عطا فرمائے

تاج الدین لائلپوری (ناظم دار القضاء) ربوہ

اعلاناتِ نکاح

اسی مورخہ ۱۷ر مئی بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمسؔ نے سابق مبلغ گولڈ کوسٹ مکرم عبدالقدیر صاحب شاہد ابن محترم شیخ مولابخش صاحب رضی اللہ عنہ کا نکاح ہمراہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب دھرمسالوی حال سیالکوٹ کے ہمراہ بعوض حق مہر ۱۵۰۰/- روپے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے اور اس کے نیک ثمرات ظاہر فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

۲۔ بتاریخ ۲ جون ۵۸ء میرے لڑکے قدرت اللہ کا نکاح ہمراہ بشیرہ بیگم بنت عبدالغفار صاحب ساکن شادیوال ضلع گجرات بعوض حق مہر چار صد روپیہ مکرم مولوی عمرالدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شادیوال نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(عنایت اللہ احمدی بنی اسرائیل نادووال)

۳۔ بتاریخ ۴ر جون ۱۹۵۸ء چوہدری غلام احمد صاحب ولد میاں حکیم الدین صاحب کا نکاح ہمراہ راحت منیرہ صاحبہ دختر چوہدری محمد الدین صاحب راجپوت بعوض حق مہر پانچ صد روپیہ اور پانچ روپے ماہوار جیب خرچ پر خواجہ محمد امین صاحب امیر جماعت ڈسکہ نے پڑھا۔ احباب جماعت جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت ہونے کی دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ (ملک سراج الدین احمدی سمبڑیال)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

الفضل مورخہ ۱۲

الفضل مورخہ ۵۸/۶/۱۲ میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری کی طرف سے چند اعتراضات کے جواب شائع ہوئے ہیں جو حافظ آباد کے ایک غیر احمدی دوست حکیم محمد لطیف صاحب نے کئے تھے۔ چونکہ اسی نام کے ایک احمدی دوست بھی حافظ آباد میں ہی رہتے ہیں جو خدام الاحمدیہ کے قائد بھی ہیں۔ اس لئے بعض دوستوں کی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے یہ لکھا جاتا ہے کہ یہ اعتراض ان کے نہیں بلکہ ان کے ہم نام ایک غیر احمدی دوست کے تھے۔

درخواست دُعا

میرے والد بزرگوار حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مع حضرت والدہ صاحبہ امسال حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں ضعیف اور کمزور ہیں اور حج کے ایام میں بے حد ہجوم اور سخت گرمی بھی ہوتی ہے۔ جس کا ان کی صحت پر اثر پڑنے کا خطرہ ہے۔ اس لئے جماعت کے بزرگوں و قادیان کے درویشوں و دیگر جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر دو کی صحت اور خیریت سے واپسی کے لئے دعا فرماویں۔ نیز دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے حج کو قبول فرمائے اور ان کا یہ مقدس حج ہمارے خاندان کے لئے روحانی ترقی کا پیش خیمہ ہو۔ آمین۔ ثم آمین۔

(محمود احمد پسر مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری از کوئٹہ)

دعائے مغفرت

والدہ نصر اللہ بیگ صاحب آف قادیان (اہلیہ محترمہ مرزا عبداللہ بیگ صاحب مرحوم) بعمر قریباً ستر برس مورخہ ۲۰ر جون ۱۹۵۸ء بوقت دس بجے صبح ربوہ میں وفات پاگئی ہیں۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔

۳۱ر جولائی تک وقفِ جدید کے وعدے ادا کر دیں اے احباب

اس سال کے شروع میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ہموطنوں کی تعلیمی اور اصلاحی خدمات منظم اور وسیع پیمانہ پر انجام دینے کی غرض سے وقفِ جدید کی تحریک کا اجراء فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کی آواز میں جو جذب اور تاثیر رکھی ہے۔ اس کا طبعی نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف ملک کے ہر گوشہ سے مخلص خدام نے پروانہ وار لبیک کہی۔ بلکہ غیر ممالک سے بھی بہت سے خدام نے اس سعادت میں حصہ لیا۔

گو یہ قربانی اپنی ذات میں عظیم تر ہے۔ مگر جس معیار کا مطالبہ ہمارا پیارا امام ہم سے کرتا ہے۔ اس سے ابھی ہم نیچے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیداران اور احباب سے درخواست ہے کہ اس تحریک میں چندوں اور وقفِ زندگی کی مقدار بڑھانے کی ہر ممکن سعی فرمائیں۔ چنانچہ اس وقت تک پچپن معلمین باہر بھجوائے جا چکے ہیں اور کچھ عنقریب بھجوائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش کن نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور وقفِ جدید کے روشن مستقبل کا نظارہ اس کے حال کے دھندلکوں میں بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں کامل وثوق ہے کہ بہت جلد یہ مبارک تحریک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس مقصد کو پورا کرے گی۔ جس کے لئے اس کا اجراء کیا گیا۔ انشاء اللہ العزیز

کام کے فوری پھیلاؤ کا ایک نتیجہ اخراجات کی فوری ضرورت کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ جس کا کامیاب مقابلہ احباب کے تعاون ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا سب احمدی احباب جماعتوں اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ وقفِ جدید کے وعدوں کی جلد از جلد وصولی کے لئے سرتوڑ کوشش فرمائیں اور انتہائی سعی کریں کہ وعدے ۳۱ر جولائی تک سو فیصدی ادا ہو جائیں۔

ایسے احباب جو اپنے وعدے ۳۱ر جولائی تک پورے ادا کر دیں گے ان کے نام خاص طور پر دعا کیلئے حضور ایدہ اللہ کے پیش کئے جائیں گے انشاء اللہ العزیز

جملہ سیکرٹریان مال اپنے اپنے حلقہ سے وصولی کی مکمل فہرستیں ۵ر اگست تک دفتر ہذا کو ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(انچارج دفتر وقفِ جدید — ربوہ)

ضروری اعلان

چندوں کے بقایا جات کی معافی یا شرح چندہ میں کمی کی درخواستوں کی منظوری کا کام نظارت بیت المال کے سپرد ہے۔ لیکن مشرقی پاکستان کی بعض جماعتیں اور احباب ایسی درخواستیں براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا رہے ہیں۔ وہاں سے یہ تمام درخواستیں مناسب کارروائی کے لئے نظارت بیت المال میں بھجوا دی جاتی ہیں۔ اس طرح خواہ مخواہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔

لہٰذا تمام جماعتوں اور احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ایسی درخواستیں نظارت بیت المال کو بھجوائی جاویں۔ نظارت بیت المال ان درخواستوں پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ہی فیصلے کرتی ہے۔ اور ہمیشہ ہمدردانہ رویہ اختیار کرتی ہے اگر کوئی جماعت نظارت بیت المال کے فیصلہ سے مطمئن نہ ہو تو نظارت علیا کی وساطت سے صدر انجمن احمدیہ میں اپیل کی جا سکتی ہے۔ اور اگر صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ سے بھی کسی جماعت کو اطمینان حاصل نہ ہو سکے تو پھر اس صورت میں ہی معاملہ حضور تک لے جانا چاہیئے۔ ورنہ ہر دوست کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے۔ انتظامیہ اور دفتری معاملات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وقت ضائع کرنے سے پرہیز کرے۔

ناظر بیت المال ربوہ

لبنانی باغیوں کی طرف سے تریپولی پر حملہ کی زبردست تیاریاں

اقوام متحدہ کے مبصرین کے کام میں باغی لیڈروں کی مداخلت

بیروت ۲۳ جون - قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق لبنانی باغی تریپولی کے لئے فیصلہ کن جنگ شروع کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں - باغی فوجیں شمال کی طرف سے تریپولی کے گرد جمع ہو رہی ہیں - اور دوسرے باغیوں نے ساحلی شہر میں داخل ہو کر باغیانہ سرگرمیاں شروع کر دی ہیں -

قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق باغی فوجیں حلب کے علاقہ سے آگے بڑھ گئی ہیں اس علاقہ پر انہوں نے جمعرات کے روز قبضہ کر لیا تھا بلکہ تریپولی سے سات میل کے فاصلہ پر تریپولی اور لبنان کے درمیان شام کی شمالی سرحد کے قریب واقع ہے - تریپولی میں موجودہ باغیوں نے مسلح پولیس کو بھی قبضہ میں لے لیا ہے اور ایک صابن فیکٹری کو آگ لگا دی ہے جہاں فوجی دستوں کا قبضہ تھا -

ایجنسی فرانس کی اطلاع کے مطابق لبنان کے شمال میں حلبہ کے آس پاس سرکاری فوجوں اور باغیوں میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے اس علاقہ پر پرسوں باغیوں نے قبضہ کر لیا تھا یہ شہر تریپولی اور شام کی سرحد کے درمیان واقع ہے - لبنانی باغی کل تریپولی کی طرف پیش قدمی کی تیاریاں کر رہے تھے کہ سرکاری فوجوں نے ان پر حملہ کر دیا - تریپولی پر پیش قدمی سے باغیوں کو توقع یہ تھی کہ وہ حلبہ میں باغیوں کی جمعیت کے ساتھ جا ملیں گے - اسی اثناء میں حفاظتی فوجوں نے بیروت کی حفاظت کے لئے انتظامات مزید سخت کر دیئے ہیں - پولیس نے بیروت کے کمیونسٹ حلقوں سے مختلف افراد کو گرفتار کیا ہے - پولیس نے مخالف پارٹی کے لیڈروں اور متعدد صحافیوں کے گھروں پر بھی چھاپے مارے - لیکن وہ ان میں سے کسی کو بھی تلاش نہ کر سکی

کل صدر شمعون اور کمانڈر انچیف فواد شہاب کے درمیان ملاقات کے بعد توقع کی جا رہی تھی کہ سرکاری فوجیں ان علاقوں میں جہاں باغی چھپے ہوئے ہیں حملہ کر کے باغیوں کی مورچہ بندیوں - خندقوں اور دوسری حفاظتی اشیاء کو تباہ کر دیں گی - اس سکیم کو عمل میں لانے کا مقصد یہ ہے کہ حفاظتی فوجوں کی باغیوں کے خلاف سرگرمیوں کو اور تیز کیا جا سکے - جو باغیوں کے خلاف عام مہم شروع کرنے سے ابھی تک احتراز کر رہی تھیں پرسوں سرکاری فوجوں نے دو مکانوں کو تباہ کرنے کے لئے پہلی دفعہ توپ خانہ استعمال کیا - ان مکانوں سے باغیوں نے گولیاں برسا کر دو فوجیوں کو ہلاک کر دیا تھا -

الجزائر کی آزاد حکومت کا قیام

قاہرہ ۲۳ جون - مشرق وسطیٰ کی خبر ایجنسی کے تونسی نامہ نگار نے ایک اطلاع میں بتایا ہے کہ الجزائری حریت پسندوں کے قومی محاذ آزادی کی طرف سے الجزائر کی آزاد حکومت قائم کی جائے گی - اس حکومت کے قیام کا اعلان اگلے ماہ کیا جائے گا -

محاذ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ان کی جماعت الجزائر کا مسئلہ ایک بار پھر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اٹھائے گی - آپ نے کہا تمام افریقی جنرل ڈیگال فرانسیسی وزیر اعظم کے اس منصوبہ کی مخالفت ہیں - جس کا مقصد الجزائر کو فرانس میں مدغم کرنا ہے

چین میں مسلمانوں کا خود مختار علاقہ

پیکنگ ۲۳ جون - حکومت چین نے اعلان کیا ہے کہ مغربی چین کے صوبہ کانسو میں نِنگ شیا میں عنقریب لاکھ مسلمانوں کا ایک علیحدہ علاقہ قائم کر دیا جائے گا جس میں مسلمانوں کی اپنی حکومت ہو گی -

لبنان میں باغیوں نے مبصروں پر گولی چلا دی

بیروت ۲۳ جون - شام کی سرحد کے قریب واقع لبنانی شہر بعلبک میں کل باغیوں نے اقوام متحدہ کے مبصرین پر گولی چلا دی اور انہیں سرحدی علاقے میں داخل ہونے سے روک دیا - باغیوں کے لیڈر نے مبصرین سے کہا کہ ہم تمہیں اپنے علاقے میں نہیں آنے دیں گے - اس حادثے کی تفصیلات ابھی موصول نہیں ہوئی ہیں -

دریں اثناء کل بیروت میں باغیوں اور سرکاری فوجوں کے درمیان ایک گھنٹے تک پھر زبردست لڑائی ہوئی - اس سے پہلے شہر کے مختلف علاقوں میں بموں کے اِکّا دُکّا دھماکے ہوئے تھے - بہت سے افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے - تریپولی سے بھی لڑائی اور دھماکوں کی خبریں موصول ہوئی ہیں -

ہنگری میں خفیہ مقدموں اور پھانسیوں کا سلسلہ عرصے سے جاری ہے

قانون دانوں کے بین الاقوامی کمیشن کے سیکرٹری جنرل کا بیان

۔۔۔ ۲۳ جون - قانون دانوں کے بین الاقوامی کمیشن کے سیکرٹری جنرل مسٹر نارمن ایلیس مارش نے کہا ہنگری کے سابق وزیر اعظم مسٹر امرے ناج اور وزیر دفاع جنرل مالیٹر کی پھانسی کوئی الگ تھلگ واقعہ نہیں ہے - ہنگری میں سیاسی انتقام اور پھانسی کی سزاؤں کا سلسلہ کافی ایک سال سے جاری ہے -

مسٹر سمتھ نے کہا ہے کہ مسٹر ناج اور جنرل مالیٹر کو پھانسی دینے پر جس غیض و غضب اور غم و الم کا اظہار کیا گیا ہے وہ اپنی جگہ بالکل درست ہے مگر اس کے ساتھ ہی ہمیں حسب ذیل حقائق کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے -

۱- ہنگری کے حکام نے ان پھانسیوں کے اعلان کے لئے ایسے وقت کا انتخاب کیا ہے - جب دنیا بہت سے دوسرے سنگین مسائل مثلاً قبرص اور لبنان کی طرف متوجہ ہے - کیونکہ اشتراکی حکام عالمی رد عمل سے خائف رہتے ہیں - وہ ان اسباب کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں کہ دنیا کو اپنی جانب متوجہ ہونے کا موقع نہ دیں -

۲- مسٹر ناج اور ہنگری کے دوسرے لیڈروں کو پھانسی یا قید کی سزا سیاسی انتقام کی کوئی واحد یا الگ تھلگ مثال نہیں ہے - ہنگری کی حکومت پورے ایک سال سے سیاسی لیڈروں اور کارکنوں پر خفیہ مقدمات چلا رہی ہے - اور ان کے فیصلوں کا اعلان اسی وقت کیا جاتا ہے - جب اشتراکی حکام کو یقین ہوتا ہے کہ رائے عامہ دوسرے مسائل پر بہت زیادہ مرکوز ہے یا وہ اتنی بے جان ہے کہ کوئی شدید احتجاج نہیں کر سکتی - مثال کے طور پر ۔۔ کو متعدد ممتاز وکیلوں کے خلاف جن میں وکلاء کی بین الاقوامی یونین کے سابق صدر بھی شامل ہیں مقدمہ کی سماعت کا اعلان کیا گیا - لیکن جہاں تک ہمیں معلوم ہے - اس مقدمہ کے فیصلے کا اعلان معرض التواء میں رکھا گیا ہے - ۔۔ مئی کو ہنگری کی خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی کہ چار ملزموں کو موت کی سزا کے بعد پھانسی دے دی گئی - یاد رہے کہ یہ لوگ اس گروہ سے تعلق رکھتے تھے - جن پر اکتوبر ۱۹۵۷ء میں مقدمہ چلایا گیا تھا - جس کے بعد ایک ملزم کو پھانسی اور تین کو قید کی سزائیں دی گئی تھیں - مگر یہ سزا کافی نہیں سمجھی گئی اور ہنگری کی سپریم کورٹ کے ایوان عام میں ان پر دوبارہ مقدمہ چلایا گیا - اس عدالت کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں ایسے اسیسر بھی شامل تھے جو قانون سے چنداں واقف نہیں تھے - انہیں برسر اقتدار پارٹی نے مقرر کیا تھا - اور ان کو مستقل ججوں کے مساوی اختیارات حاصل تھے - اس کے علاوہ ملزموں کو اپنی مرضی کے مطابق وکیل کی خدمات حاصل کرنے کا حق بھی نہیں دیا گیا تھا

مسٹر سمتھ نے کہا ہے کہ ان حقائق سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہنگری کے حکام نے وحشیانہ مظالم کا سلسلہ نہ صرف جاری رکھا ہے بلکہ ان میں روز بروز شدت بھی پیدا کر رہے ہیں - انہوں نے انصاف اور انسانیت کے بالکل بنیادی اصولوں کو بھی نظر انداز کر دیا - اور وہ اپنی مذموم سرگرمیوں سے اسی وقت باز آ سکتے ہیں اگر دنیا بھر کی رائے عامہ ان پر مسلسل دباؤ ڈالتی رہے -

بیان کے آخر میں کہا گیا ہے کہ ہنگری کی حکومت سے انصاف اور موجودہ مقدمات کے ان تمام اصولوں کے لئے سنگین خطرہ پیدا ہو گیا ہے - جنہیں دنیا کی تمام مہذب قومیں تسلیم کر چکی ہیں - ہنگری میں ملزموں پر مقدمہ چلائے بغیر انہیں طویل عرصے کے لئے نظر بند رکھا جاتا ہے - حکومت کے اشاروں پر چلنے والی عدالتوں میں خفیہ مقدمے چلائے جاتے ہیں -

لبنان سے پچیس ہزار افراد کی جلا وطنی

دمشق ۲۳ جون - متحدہ عرب جمہوریہ کی وزارت داخلہ کی اطلاع کے مطابق لبنان میں حالیہ گڑبڑ کے آغاز سے اب تک لبنان کے حکام نے متحدہ عرب جمہوریہ کے پچیس ہزار باشندوں کو جلا وطن کیا ہے - وزیر امور معاشرتی مسٹر مصطفیٰ حمدون نے کہا ہے کہ میری وزارت جلا وطنوں کے لئے کام حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے

قبرص کے متعلق برطانوی منصوبے کی مخالفت

قاہرہ ۲۳ جون - عرب لیگ کے ایک ترجمان نے کل رات قبرص کے متعلق برطانوی منصوبہ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں قبرصی عوام کے حق خود ارادیت کو تسلیم نہیں کیا گیا - ترجمان نے کہا عراق کے سوا عرب لیگ کی تمام ممبر اقوام برطانوی منصوبے کی مخالف ہیں - عراق جزیرہ قبرص کی تقسیم کے لئے ترکی مطالبے کا حامی ہے - ترجمان نے کہا کہ عرب لیگ نے اپنے سابقہ اجلاس میں قبرصی عوام کے مطالبے کی حمایت میں کم و بیش متفقہ قرارداد منظور کی تھی لیکن عراق نے اس قرارداد کی مخالفت کی -

سرکار وزارت کو چودہ ووٹ سے شکست

تحریک عدم اعتماد پر وزارت کو ۱۴۲ اور عوامی لیگ کولیشن کو ۱۵۶ ووٹ ملے

ڈھاکہ ۲۴ رجون مسٹر ابو حسین سرکار کی کرشک سرامک کولیشن وزارت کو کل صبح صوبائی اسمبلی میں چودہ ووٹ سے شکست ہوگئی۔ شیخ مجیب الرحمٰن کی طرف سے پیش کردہ تحریک عدم اعتماد پر رائے شماری میں وزارت کو ۱۴۲ اور عوامی لیگ کانگرس کولیشن کو ۱۵۶ ووٹ ملے۔ نیشنل عوامی پارٹی کے اٹھائیس ارکان اسمبلی نے عوامی لیگ کی طرف ووٹ دیئے۔

مسٹر ابو حسین سرکار کی وزارت نے گزشتہ جمعہ کو حلف اٹھایا۔ جبکہ دو روز قبل عوامی لیگ کی مخلوط وزارت ۱۲۶ کے مقابلہ میں ایک سو اٹھتیس ووٹ سے شکست کھا گئی تھی۔ تین روز کے بعد کل ابو حسین سرکار کی وزارت کو بھی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

تحریک عدم اعتماد پر بحث تقریباً تین گھنٹے جاری رہی۔ بحث کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ابو حسین سرکار نے اعلان کیا تھا کہ اگر رائے شماری کے نتیجہ میں یہ ظاہر ہوا کہ مجھے ایوان میں اکثریت کی حمایت حاصل نہیں تو میں فوراً مستعفی ہو جاؤں گا۔

بحث میں سترہ ارکان اسمبلی نے حصہ لیا جن میں اکثریت کرشک سرامک کولیشن پارٹی کے ارکان کی تھی۔ بیشتر ارکان نے نیشنل عوامی پارٹی اور مسٹر بھاشانی پارٹی پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ جب عطاء الرحمٰن وزارت کو شکست ہوئی۔ تو یہ جماعت رائے شماری کے دوران غیر جانبدار رہی۔ بعد ازاں اس نے عطاء الرحمٰن کی عوامی لیگ سے ہی سمجھوتہ کر لیا۔ اس طرح اس جماعت نے بے اصولی کا مظاہرہ کیا۔

ارکان اسمبلی نے یہ بھی کہا تھا کہ جس وزارت کو ابھی تک کام کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا۔ اس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنا سراسر نامناسب حرکت ہے۔ عوامی لیگ کولیشن پارٹی کے لیڈر مسٹر عطاء الرحمٰن نے کہا "تحریک عدم اعتماد سے سرکار وزارت کی مذمت مقصود نہیں۔ ہم اس تحریک کے ذریعہ صرف یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مسٹر سرکار کو ایوان میں اکثریت حاصل نہیں"۔

مسٹر ابو حسین سرکار نے یہ امید ظاہر کی کہ اگر عوامی لیگ کی کولیشن پارٹی رائے شماری میں جیت گئی تو وہ برسر اقتدار آنے کے بعد عوام کے منی وات کو عزیز سمجھے گی۔

رائے شماری کے نتیجے کے اعلان کے بعد اسمبلی کا اجلاس آج دس بجے صبح تک ملتوی ہو گیا ہے۔

راولپنڈی میں وزیر اعظم نون کی تقریر

راولپنڈی ۲۴ جون وزیر اعظم ملک فیروز خان نون ۵ جولائی کو یہاں لیاقت باغ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔ صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر مظفر علی قزلباش اور ری پبلکن پارٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر اسباب نور محمد وزیر اعظم کے ہمراہ ہوں گے۔

ناج کی پھانسی اور نہرو

نئی دہلی ۲۴ جون۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ہنگری کے سابق وزیر اعظم مسٹر ناج کی پھانسی اور اس سے برآمد ہونے والے متوقع نتائج کو "انتہائی اذیت ناک" قرار دیا ہے۔

پنڈت نہرو وادی کلو میں بارہ دن کی چھٹیاں گذارنے کے بعد آج نئی دہلی واپس پہنچ گئے ہیں۔ ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں نے آپ سے مسٹر ناج کی پھانسی پر تبصرہ کرنے کو کہا تھا۔ اس پر آپ نے متذکرہ بالا رائے کا اظہار کیا۔

پرائمری سکولوں کے لئے ۲۴ لاکھ روپیہ

لاہور ۲۴ جون سابق پنجاب کے علاقہ کے سولہ ڈسٹرکٹ بورڈز کے پرائمری سکولوں میں زائد ٹیچر ملازم رکھنے کے لئے حکومت مغربی پاکستان نے ۲۴ لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے اس رقم میں وہ اخراجات بھی شامل ہیں جو موجودہ پرائمری سکولوں میں پانچویں جماعتیں شروع کرنے پر آئیں گے

سیالکوٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کو سب سے زیادہ رقم یعنی اڑھائی لاکھ روپے ملے ہیں یہ رقم جلد ہی ڈسٹرکٹ بورڈوں کو دیدی جائے گی

محمد عبد الماجد صاحب ٹریننگ کی تکمیل کے بعد

پاکستان واپس تشریف لے آئے!

پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے محمد عبد الماجد صاحب بی۔ ایس سی (پنجاب)۔ بی۔ اے آنرز (کنٹب) کو Pencilline Formation کی تربیت کے سلسلہ میں یونا بھیجا تھا آپ نے تکمیل ٹریننگ کے بعد ۱۲ رجون ۱۹۵۸ء کو واپس آکر کام شروع کر دیا ہے۔ اب آپ عنقریب پاکستان میں پنسلین تیار کریں گے۔

آپ محترم جناب محمد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ جھنگ شہر کے دوسرے صاحبزادے اور پاکستان کے نامور سائنسدان محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے برادر خورد ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از بیش ترقیات سے نوازے اور آپ کا وجود قوم اور ملک کے لئے ہر رنگ میں مفید اور بابرکت ثابت ہو۔ آمین

کریسنٹ ملز کے منتظمین اور مزدوروں میں مفاہمت ہوگئی

"فائرنگ کی تحقیقات کے لئے ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا جائیگا" سرکاری اعلان

لاہور ۲۴ رجون۔ حکومت مغربی پاکستان کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لائل پور میں فائرنگ کی تحقیقات کے لئے مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے کوئی جج مقرر کرنا منظور کر لیا ہے۔

سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے "وزیر اعلیٰ نے بیس جون کو اعلان کیا تھا کہ لائل پور میں فائرنگ کی تحقیقات کرائی جائے گی۔ اس اعلان کے مطابق وزیر اعلیٰ مسٹر مظفر علی خان قزلباش نے درخواست کی کہ فائرنگ کی تحقیقات کے لئے مغربی پاکستان ہائی کورٹ کا کوئی جج مقرر کیا جائے۔ چنانچہ چیف جسٹس مسٹر ایم آر کیانی نے تحقیقات کے لئے جج مقرر کرنا منظور کر لیا۔ جج کے نام کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

دریں اثناء اطلاع ملی ہے کہ کریسنٹ ملز کے منتظمین اور مزدوروں میں مفاہمت ہوگئی ہے۔ کمشنر ملتان ڈویژن نے پرسوں شام بات چیت ناکام رہنے کے بعد بھی مصالحت کی کوشش جاری رکھی تھی۔ چنانچہ کل صبح انہوں نے سب جماعتوں کی کانفرنس بلائی۔ جس میں کارخانہ کے مالکوں اور منتظمین میں سمجھوتہ ہوگیا۔ اس سمجھوتے کے تحت کریسنٹ ملز میں مزدوروں کی یونین تسلیم کر لی جائیگی اور دو ماہ کے اندر یونین کے عہدیداروں کا انتخاب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور لیبر ڈیپارٹمنٹ کے نمائندہ کی موجودگی میں ہوگا۔ (۲) دس برطرف شدہ مزدوروں میں سے آٹھ بحال کر دیئے جائیں گے۔ اور انہیں بحالی کے لئے منتظمین سے معافی نہیں مانگنی پڑے گی۔ (۳) منتظمین کی طرف سے مزدوروں کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ (۴) کریسنٹ ملز کے مزدوروں کو مہنگائی الاؤنس اور دوسری وہ سب سہولتیں حاصل ہوں گی جو لائل پور کے دوسرے کارخانوں میں مزدوروں کو حاصل ہیں۔